# زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کی انسانی کلوننگ پر سائنسی تاویلات کا تجزیاتی مطالعہ

# An Analytical Study of Scientific Exegesis on Human Cloning by Zaghlool Al-Najjar and Sultan Bashir Mahmood

محمد ثاقب[i] ڈاکٹر رب نواز[ii] ڈاکٹر ممتاز خان[iii]


## Abstract

Cloning is the process of copying from one living thing to another. In the Holy Qur'an, Allah Almighty informed about the change in human creation about 1400 years ago. Therefore, some contemporary scholars of the Qur'an and science have scientifically interpreted some verses related to human cloning .This article analyzes the scientific Exegesis of Dr. Zaghlool Raghib Muhammad Al-Najjar and Sultan Bashir Mahmood regarding human cloning.This article covers five topics including literal explaination of word Taghyeer in the first section, the opinions of the majority of Exegetists (Mufassireen) regarding the related Verses in the second, scientific exegesis of Zaghlul al-Najjar in the third, scientific exegesis of Sultan Basheer Mahmood in the fourth, and analytical study in the fifth. In the analytical study, Zaghlul Al-Najjar and Sultan Bashir Mahmood's collection of verses in scientific exegesis on the subject of human cloning, argumentation from Hadith and Commentators, differences and similarities in the interpretations of the two scientific Commentators, the views of the contemporary scholars of the Holy Quran & Modern Science about the subject and the objectives mentioned in the related Verses have been anilitical analyzes in the given article.


**Key Words**: Exegesis, Quran, Hadith, Cloning, Human Cloning

## تعارفی بحث

قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے کائنات کے مختلف اجسام کی جانب اشارہ کیا ہے تاکہ انسان اس سے نصیحت حاصل کرے۔اس قسم کی آیات کو آیات کونیہ کہا جاتا ہے۔ پچھلے ادوار میں بعض نامور علماء دین مثلاامام غزالیؒ،امام رازیؒاور جلال الدین سیوطی وغیرہ نے قرآن کریم کا عصری علوم کے ساتھ ربط کے موضوع پر بحث کیا۔ یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ عصر حاضر میں سائنسی علوم میں ترقی کے باعث کچھ مسلمان اہل علم قرآن کریم اور جدید سائنس

---


i پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، ہائیٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا

ii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، ہائیٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا

iii تھیالوجی ٹیچر، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، مردان

میں مطابقت کی جانب متوجہ ہوئے۔ گزشتہ صدی عیسوی میں شیخ طنطاوی جوہری نے ایک جامع سائنسی تفسیر لکھی۔ اس کے بعد سائنسی منہج تفسیر ایک مستقل رجحان کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔ زغلول النجار (مصر) نے آیات کونیہ پر تفسیر لکھی۔ ہمارے ملک پاکستان سے تعلق رکھنے والے معروف سکالر سلطان بشیر محمود (پاکستان) نے بھی قرآن کریم کی کچھ سورتوں کی سائنسی تفسیر لکھنے کا اہتمام کیا۔ دونوں سائنسی مفسرین کی تفاسیر میں قرآن کریم کا درجنوں جدید سائنسی موضوعات کے ساتھ ربط مطالعہ کرنے کو ملتا ہے۔ ان موضوعات میں سے ایک کلوننگ بھی ہے جس پر گزشتہ صدی سے سائنسی تحقیق ہو رہی ہے۔ زیر بحث آرٹیکل میں زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کا انسانی کلوننگ کے حوالے سے سائنسی تاویلات کا تجزیاتی مطالعہ شامل ہے۔ اس آرٹیکل میں درج ذیل مباحث شامل ہیں:

## مبحث اول: تغییر کا لغوی مفہوم

امام راغب کہتے ہیں:

"تغییر کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک کسی چیز کی صورت کو بدلنا جیسے گھر کی شکل وصورت کو تبدیل کرنا اور دوسرا معنٰی ایک چیز کو کسی دوسری چیز سے بدلنا مثلاً ایک جانور کو دوسرے جانور سے تبدیل کرنا[1]۔"

ابن منظور کہتے ہیں:

"غیر بمعنٰی سوا ہے۔ کسی چیز کا صلاح ودرستگی سے خرابی کی طرف منتقل ہونے کے معانی میں تغییر کا لفظ استعمال ہوتا ہے[2]۔"

علامہ جوہری کے نزدیک بھی یہی مفہوم ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ غیر تبدیلی اور استثناء کے معنٰی میں بولا جاتا ہے۔ اس کا جمع اغیار آتا ہے۔[3] خلاصہ یہ کہ تغییر پہلے سے بنی چیز یا پہلے سے قائم صفت وخاصیت میں تبدیلی لانے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

## مبحث دوم: جمہور مفسرین کی آراء

مفسرین کی ایک جماعت اس آیت کی تفسیر میں موت سے حقیقی موت اور پھر نئے سرے زندہ ہونے کا مفہوم بیان کرتے ہیں۔ مثلاً مفسر ابن جریر اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"یہ کل تین، چار، آٹھ یا دس ہزار لوگ تھے اور اللہ کی راہ میں جہاد سے بھاگنے والے تھے۔ چنانچہ اللہ نے انہیں موت دی اور پھر زندہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے اپنے راستے میں جہاد کے اہتمام کی ترغیب دی[4]۔"

ابن ابی حاتمؒ نے اسباط عن السدی عن ابی مالک کے طریق سے جو روایت نقل کیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے:

"یہ تقریباً تیس ہزار افراد تھے۔ جب اگلے سال دیہات والوں پر دوبارہ طاعون نے حملہ کیا تو تمام لوگ بھاگ نکلے۔ اللہ نے ان کی طرف فرشتے بھیجے اور آواز دی کہ مر جاؤ تو وہ مر گئے۔ پھر جتنا اللہ نے چاہا اسی حالت میں پڑے رہے۔ اللہ کے نبی حضرت حزقیل علیہ السلام ان کے پاس سے گزرے۔ ان کی ہڈیاں دیکھ کر تعجب کیا۔ اللہ نے حضرت حزقیلؑ کی طرف وحی فرمائی کہ ان کو ندا دے دو۔ پس وہ زندہ ہو کر اٹھ پڑے۔ ان کی زبان پر یہ کلمات تھے سبحنک الھم ربنا لا الٰہ الا انت۔۔۔[5] "

ابن عطیہ اندلسیؒ نے فرمایا:

"ان پر حقیقی موت طاری ہوئی تھی۔ روح اور جسم ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔ تاہم آپ ہزاروں کی تعداد میں نکلنے اور بھاگنے والے لوگوں سے متعلق وارد قصص کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔[6] ۔"

ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

فاماتهم الله مدة ،ثم احياهم آية ،وميتةالعقوبة بعدهاحياة،وميتة الاجل لاحياة بعدها [7]

"پس اللہ نے ایک عرصہ مردہ حالت میں رکھا۔ پھر اپنی قدرت کا اظہار کرتے ہوئے زندہ کیا اور جو موت بطور سزا اور تنبیہ ہو اس کے بعد زندگی ہوتی ہے۔ موت اجل وہ ہے جس کے بعد (دنیوی) زندگی نہیں ہوتی۔"

جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں:

"ان کے موت سے ڈرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہوا۔ پس سزا کے طور پر انہیں مار دیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بقیہ عمریں پوری کرنے کے لئے زندہ کیا۔ اگر ان کی عمریں پوری ہو چکی ہوتیں تو موت کے بعد دوبارہ نہ اٹھاتے جاتے [8] ۔"

شیخ طنطاوی جوہری سائنسی مفسر ہیں۔ آپ نے بھی طاعون اور موت کے خوف سے بھاگنے کی وجہ بیان کی اور حضرت عمر فاروق کی مثال پیش کی جس میں ان کے سفر شام کا واقعہ ذکر ہے۔ حضرت عمر نے ایک مہم کے موقع پر لشکر کو حدیث پر عمل کرتے ہوئے وہاں جانے سے منع کیا تھا [9]۔

مولانا عبد الحق حقانیؒ لکھتے ہیں:

"یہ اعتراض کہ مردہ کا زندہ کر دینا ناممکن بات ہے۔ یہ باتیں بعید از قیاس ہیں۔ الہامی کتابوں میں ایسی باتوں کا ہونا تعجب کی بات ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چیزیں محال عقلی نہیں اور جو دعویٰ کرے تو دلیل پیش کرے اور جب ممکن ہے تو تو ان کے وقوع میں بطور خرق عادت کیا تعجب ہے؟ بالخصوص مخبر صادق علیہ السلام نے خبر دی تو پھر کیا تردد ہے؟[10] "

## مبحث سوم: انسانی کلوننگ بطور تغییر فی خلق اللہ پر زغلول النجار کی سائنسی تاویلات

زغلول النجار نے درج ذیل آیت کریمہ میں تغییر فی خلق اللہ سے انسانی کلوننگ پر استدلال کیا ہے اور متعلقہ سائنسی مباحث کا اہتمام کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَخُسْرَانًا مُّبِيْنًا[11]

"میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا، میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے۔ اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے اپنا ولی و سرپرست بنالیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔"

زغلول النجار فرماتے ہیں:

"سورہ النساء کی مذکورہ آیت میں شیطان کے خطرناک منصوبوں کا ذکر ہے۔ اسی آیت میں آپ نے تغییر فی خلق اللہ کی ایک صورت انسانی کلوننگ بیان کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ اس نے انسان کو آج سے 1400 سال قبل شیطانی

چالوں سے خبر دار کیا کہ وہ نت نئے خوشنما طریقوں سے انسان کو گمراہ کرے گا۔انسان کے دلوں میں غلط اور ناجائز خواہشات ڈالے گا۔انسان کو اللہ تعالی کا نافرمان بنائے گا۔آپ عصر حاضر میں انسانی کلوننگ کو اسی شیطانی چال کا حصہ قرار دیتے ہیں اور اس کے مختلف منفی پہلوؤں پر بحث کرتے ہیں۔آپ نے تغییر فی خلق اللہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا وشم (گودنے) کی ممانعت والی حدیث سے استدلال کیا ہے[12]۔"

اسی طرح آپ نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

وإني خلقت عبادي حنفاء كلهم، وإنهم اتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم، وحرمت عليهم ما احللت لهم[13]

"اور میں نے اپنے سب بندوں کو یکسو خالص مسلمان بنایا ہے، لیکن ان کے پاس شیطان آئے اور انہوں نے ان کو ان کے دین سے دور کر دیا۔(نتیجتاً) جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا، انہوں نے ان پر حرام کر دیا۔"

درج ذیل انسانی تخلیق میں تغیر و تبدل گویا اللہ کے دین کو تبدیل کرنا ہے اور وہ انسانیت کو وسوسوں کے ذریعہ انسانی کلوننگ کی طرف مائل کرنے میں کر رہا ہے۔آپ کلوننگ (الاستنساخ) کا یوں تعریف کرتے ہیں کہ یہ کسی ایک یا زیادہ خلیات سے زندہ خلیات کے مشابہ خلیہ دریافت کرنے کی کوشش کا نام ہے۔ان خلیات کے نتیجے میں نیا جاندار پیدا ہو سکتا ہے۔آپ کے مطابق کلوننگ کسی بھی جاندار کے نوع میں اضافہ کرنے یعنی نسل بڑھانے کا عمل ہے۔یہ زیادہ تر حیوانات اور نباتات میں ہوتا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ عالم حیوانات میں مچھلی، رینگنے والے جانوروں، خشکی اور تری دونوں طرح رہنے والے جانوروں کے علاوہ باقی تمام حیوانات میں فطری طریقہ تولید کے بغیر نسل پیدا ہونے کا امکان نہیں[14]۔آپ کے نزدیک انسان کے تناسلی خلیات میں نصف تعداد کروسوم کی پائی جاتی ہے۔نر مادہ نطفے مل کر کروسوم کی تعداد 46 ہو جاتی ہے۔یہ انسان کی فکس تعداد ہے۔اور جنین میں ماں باپ دونوں خاندانوں کی طرف سے موروثی خصوصیات منتقل ہوتی ہیں۔ان خصوصیات میں مشابہت اور اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔کچھ ظاہر ہو جاتی ہیں اور کچھ نہیں۔

انسان کی تولید کا یہی فطری طریقہ ہے۔لیکن شیطان کا منصوبہ یہ ہے کہ انسان کو اس فطری طریقہ تولید سے ہٹا کر غیر جنسی طریقے کی طرف راغب کرے۔آپ فرماتے ہیں کہ 1952ء میں کچھ سائنسدان مینڈک کی کلوننگ میں کامیاب ہو گئے تھے جبکہ ممالیہ جانوروں کی کلوننگ میں ناکام ہوئے تھے۔آپ فرماتے ہیں کہ اسکاٹ لینڈ کے پروفیسر ایان ویلموٹ (Ian Wilmut) نامی سائنسدان نے یہ اعلان 1996ء میں کیا تھا کہ اس نے عام خلیہ سے کلوننگ کر کے ایک بھیڑ پیدا کرنے کا کامیاب تجربہ کیا ہے اور اس کا نام ڈولی (The Sheep Dolly) رکھا گیا تھا۔اس سے پہلے بھیڑ پر 280 تجربات ناکام ہو چکے تھے۔اس نے ایک بھیڑ (الف) کے تھن سے ایک خلیہ لیا اور اس کو دوسرے بھیڑ (ب) کے مرکزہ میں اس حالت میں رکھا گیا کہ اس کا مرکزہ نکالا گیا تھا۔اس نے یہ تجربہ تین بھیڑوں پر کیا تھا۔اس کے بعد بھیڑ بکریوں، گائے، خرگوش، بلی، چوہا اور خنزیر وغیرہ پر سیکنڑوں تجربات کئے گئے جو کامیاب ہوئے۔لیکن گھوڑوں، بندر، کتوں اور مرغوں وغیرہ پر بھی کلوننگ کے تجربات ناکام ہوئے۔کلوننگ کے ذریعے عمل تولید اکثر ناکام رہتا ہے۔جو کلون بن بھی

جائیں اس میں کافی مسائل ہوتے ہیں۔اس کی مثال یہ ہے کہ ڈولی (بھیڑ کی کلون) پیدائش کے چھ ماہ بعد پھیپڑوں کے کینسر اور جوڑوں وغیرہ کے امراض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئی اور وہ اپنی عمر سے زیادہ عمر کی لگ رہی تھی۔آپ نے کلوننگ کے درج ذیل سات نقصانات کا تذکرہ کیا ہے:

1. یہ ایک تکلیف دہ عمل ہے۔اس کی کامیابی کا ضمانت نہیں دی جاسکتی۔
2. کلوننگ کے تجربات 90 فیصد سے زیادہ ناکام ہوتے ہیں اور 1 تا 2 فیصد کامیاب ہونے کا امکان ہوتا ہے۔
3. 1 تا 2 فیصد کامیاب تجربات میں بھی کلون حیوانات خطرناک امراض مثلاً کینسر، جگرا، دل اور دیگر جسمانی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں اور کلون حیوان اپنی اوسط عمر تک نہیں پہنچ پاتا۔
4. کلون حیوانات کا حجم پیدائش کے مرحلے تک پہنچنے کے بعد اپنی اوسط حجم سے کافی زیادہ ہو چکا ہوتا ہے۔اکثر چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں یا ناگہانی موت مرتے ہیں[15]۔
5. کلون حیوانات میں اکثر مورثات (جینز) شاذ و نادر طریقہ کے ذریعے ان کے جینیاتی مادہ میں منتقل ہوتے ہیں۔
6. اس قسم کے حیوانات کی عقلی اور نفسیاتی پہلو انتہائی کمزور ہوتی ہے۔
7. کلوننگ کے تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے نتیجے میں بہت سے ایسے پوشیدہ راز پائے گئے ہیں جن کو اب تک نہیں سمجھا گیا۔

ایک طرف مذہبی سکالرز، معاشرت، قانون اور طب وغیرہ کے ماہرین بھی انسانی کلوننگ کے نقصانات بیان کرتے ہیں دوسری طرف شیطان پھر انسانی اذہان کو کلوننگ کا لالچ دیتا ہے۔اور انسان جیسا باعزت مخلوق اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تغیر کی خاطر تجربہ کرتا ہے۔زغلول النجار فرماتے ہیں کہ شیطان وسوسوں کے آڑ میں انسانی کلوننگ کے حق میں بظاہر جو خوبصورت مگر درحقیقت گمراہ کن ماڈل رکھ رہا ہے ان میں عمدہ نسل کی تیاری، امتیازی اور من پسند خصوصیات سے متصف بچوں کی پیدائش، ناقابل شکست فوج کی تشکیل اور مروجہ خاندانی نظام سے ہٹ کر ایک غیر فطری نظام لانا شامل ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ علماء اسلامی شریعت کے نزدیک انسانی کلوننگ حرام ہے اور کلوننگ کے ذریعے انسانی نسب میں اختلاط کی گنجائش نہیں۔اس سے خاندانی نظام تباہ ہو جائے گا۔معاشرے کے افراد میں انس و محبت اور بھائی چارہ نہیں رہے گا۔بالخصوص اولاد اور والدین کا رشتہ ختم ہو جائے گا۔سسرالی رشتہ بھی نہیں رہے گا۔کلون بچے کی تربیت، اس کے معاشرتی، قانونی، قومی حقوق، اس کے ساتھ محبت اور الفت اور نشو و نما وغیرہ کے حوالے سے کافی سوالیہ نشانات ہیں۔یہ بعض شیطانی حربے ہیں جو انسانی کلوننگ کے داعیان کے دلوں میں موجود ہیں اور قرآن کریم نے آج سے 1400 سال قبل بزبان شیطان تمام انسانوں کو متنبہ کیا ہے[16]۔

ہمارا ایمان ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم نافع کے حصول اور کائنات میں غور و فکر کی ترغیب اور دعوت دی ہے۔ حدیث پاک کے مطابق حکمت مؤمن کا گمشدہ چیز ہے جہاں کہیں بھی اسے پائے وہ اسے حاصل کر لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس حدیث کا تعارف درج ذیل ہے:

الكلمة الحكمة ضالة المؤمن حيثما وجدها فهو احق بها [17]

"حکمت و دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے، جہاں بھی اس کو پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔"

آپ فرماتے ہیں کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جینیٹک انجینئرنگ یعنی جینیاتی انجینئیرنگ (کسی جسم کی جینیاتی ساخت میں تبدیلی لانے والی ٹیکنالوجی) جینز کے علاج اور صحت کی خاطر انسانی اعضاء کے مختلف خلیات کے رد و بدل کے لحاظ سے ایک مفید علم ہے۔ علاوہ ازیں اسی علم کی بدولت بہت سی موروثی بیماریوں، دوران حمل اور ولادت کے بعد کے امراض کا شرعی حدود کے اندر علاج ممکن ہے۔ الغرض یہ علم اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ ہمارا یہ یقین ہے کہ بشری کلوننگ کی ضرورت کے لئے آواز اٹھانا پوری انسانیت کے لئے شر کا باعث ہے نیز یہ شیطانی و خبیث دعوت کی حمایت کا اعلان ہے جس کا نتیجہ جنسی بے راہ روی اور معاشرتی و خاندانی نظام کی تباہی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ چنانچہ اس آیت مبارکہ میں شیطان کیسے گمراہ کن منصوبوں کے بارے میں انسان کو خبردار کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ تنبیہی اعجاز پر مبنی آیت ہے اور قرآن کریم نے شیطان کا یہ منصوبہ آج سے 1400 سال قبل پیش کیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کسی عاقل شخص کا اتنی دقیق خبرداری پر مبنی کتاب کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا کلام خیال کرنا ممکن نہیں [18]۔

## مبحث چہارم: سلطان بشیر محمود کا عقیدہ حیات بعد الممات اور انسانی کلوننگ میں مطابقت کی تاویل

سلطان بشیر محمود نے درج ذیل دو آیات کریمہ کی سائنسی تفسیر میں انسانی کلوننگ پر بحث کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ [19]

"کیا تم نے انہیں دیکھا ہے انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے فرمایا۔ مر جاؤ۔ پھر انہیں زندہ کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے، لیکن اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے [20]۔"

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّعَلٰي قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَه قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْاِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَه قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [21]

"(کیا آپ نے غور نہیں کیا) اس شخص پر جو ایک گاؤں کے پاس سے گزرا، اور وہ (گاؤں) اپنے چھتوں کے بل گر چکا تھا، تو وہ بولا: اس موت (تباہ و بربادی) کے بعد اللہ اسے کیسے زندہ کرے گا؟ پس موت دی اللہ تعالیٰ نے اسے ایک سو سال تک پھر اسے دوبارہ زندہ کر دیا۔ کہا، تم کتنا عرصہ اس حالت میں رہے ہو؟ بولا، میں ایک دن یا اس سے بھی کم عرصہ رہا ہوں گا۔ کہا، بلکہ تم

(اس حالت میں) ایک سو سال رہے ہو۔ پس تم دیکھو اپنے کھانے کو اور پینے کو، وہ خراب نہیں ہوئے، اور دیکھو تم اپنے سواری کے گدھے کی حالت تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں، اور اب تم (گدھے کی) ہڈیوں کی طرف دیکھو، ہم کیسے انہیں ترتیب سے اٹھاتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں، پس جب یہ سب اس کے سامنے ظاہر ہوا، تو بولا۔ میں اب سمجھا اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے[22]۔"

سلطان بشیر محمود کے مطابق زیر بحث پہلی آیت کریمہ (البقرہ: 243) کے شان نزول میں ایک سابقہ قوم کا تذکرہ ہے جو موت سے بہت ڈرتے تھے اور دشمن کے خلاف لڑنے سے بھی خائف تھے اسی وجہ سے انہوں اپنے آبائی وطن کو چھوڑ کر نئی جگہ سکونت اختیار کرنے کے لئے گھروں سے نکل پڑے لیکن راستے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری قوم پر موت آگئی اور اللہ کے حکم سے دوبارہ زندہ بھی ہو گئے۔ اس آیت کی تفسیر میں سلطان بشیر محمود بیان کرتے ہیں: جیسے جیسے جینز کی سائنس Genetic Engineering (علم توالد و تناسل) ترقی کرتی جاتی ہے یہ ممکنات میں سے نظر آنے لگا ہے کہ کسی مردہ جسم سے لئے گئے خلیہ (Cell) کی نمو سے دوبارہ وہی انسان بن جائے۔ یہ قرآنی مثال واضح کرتی ہے کہ موت کے بعد حیات کا تعلق صرف قیامت سے نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اور اگر سائنسدان خلیہ کی نمو سے مردہ شخص کی نقل تیار کر لیتے ہیں تو یہ مسلمانوں کے عقیدہ رجعت کی تفسیر ہو گا۔[23] سلطان بشیر محمود نے قرآن کریم کی آیت (فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّه لِلْجَبَلِ۔۔۔الخ )[24] سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور میں تجلی پڑنے پر وفات پانے کے بعد زندہ ہونے، ( فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا۔۔۔الخ)[25] سے بنی اسرائیل کے مقتول کا قتل کی گواہی کے لئے زندہ ہونے اور (قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ۔۔۔الخ )[26] سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں پرندوں کا دوبارہ زندہ ہو کر اڑنے کی مثالوں ثابت کیا ہے کہ عصر حاضر کی جینیٹک انجینئر نگ کی تحقیق کی روشنی میں اب ممکن ہو گیا ہے کہ عارضی عرصہ کے لئے کسی جاندار کی نقل تیار کی جا سکے۔ آپ نے انسانی کلوننگ سے کئی اخلاقی اور مذہبی مسائل کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ دوسری طرف آپ نے اس سے موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کا اثبات کیا ہے۔ آپ نے بطور دلیل درج ذیل آیات کا حوالہ ذکر کیا ہے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِه اِلَّا بِمَا شَاءَ[27]

"اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت ادراک میں نہیں آسکتی الا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔"

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَاءُ بَنٰهَارَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا [28]

"کیا تم لوگوں کی تخلیق زیادہ سخت (دشوار) کام ہے یا آسمان کی اللہ نے اس کو بنایا (اٹھایا)۔ اس کی چھت خوب اونچی اٹھائی (گنبد بلند کیا) پھر اس کا توازن قائم کیا۔"

آپ نے 1993ء میں جانوروں کے خلیات سے ڈی این اے (DNA) لے کر ان پر کلوننگ کے کامیاب تجربات کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپ نے ایک حدیث مبارکہ سے بھی استدلال کیا ہے جس کے مطابق دجال فوت شدہ والدین کو دوبارہ زندہ کرے گا۔[29] آپ فرماتے ہیں کہ یہ صرف کاپی ہوگی۔ حقیقی والدین نہیں ہوں گے۔ آپ نے اس تاویل میں انسانی کلوننگ پر اٹھنے والے سوالات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً کیا یہ اللہ کی طاقت میں مداخلت نہیں؟ اور اللہ کے پاس ہی دوبارہ زندگی دینے کی قدرت ہے۔ اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ انسانی کلوننگ ایک نئی تخلیق نہیں بلکہ اس کا ایک نقل ہے اور اس کو بھی آنا ہے۔ قیامت کے دن انسان کا دوبارہ زندہ کرنا کلوننگ جیسے طریقہ کار پر مبنی نہیں ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ انسان کے تمام متعلقہ ذرات اکٹھی کرکے حقیقی معنوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ فرمائے گا۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو یہ قرآن کریم اور موت کے بعد ملنے والی زندگی کے عقیدہ کو مزید تقویت بخشتی ہے۔ آپ کی رائے کے مطابق کلون جنین کو قتل کرنا فساد فی الارض کے مترادف ہے جس کو ارشاد باری تعالیٰ (وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ۔۔۔ الخ)[30] کے مطابق سختی سے منع کیا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دین اسلام کا انسانی کلوننگ کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ کی رائے کے مطابق کلون انسان صاحب روح اور مکلف ہے اس سے قیامت کے دن پوچھ گچھ ہوگی۔[31] آپ نے حدیث پاک کی روشنی میں فرمایا کہ کلون جنین کو 40 دن سے پہلے بغیر روح کے ہوتا ہے اس لئے اس کو اس مدت میں انسان نہیں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق 40 دن بعد جنین میں روح پھونکی جاتی ہے۔ آپ نے سورہ بقرہ کی آیت (اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ۔۔۔ الخ)[32] سے بھی انسانی کلوننگ اور حیات بعد الممات میں مطابقت بیان کرنے کی کوشش کی ہے[33]۔

## مبحث پنجم: تجزیاتی مطالعہ

اس مبحث میں زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کا انسانی کلوننگ کے موضوع پر مبنی سائنسی تاویلات میں جمع الآیات کے اہتمام، احادیث و مفسرین اور عربی لغت سے استدلال، دونوں سائنسی مفسرین کی تاویلات میں فرق و مماثلت، زیر بحث تاویل پر معاصر ماہرین قرآن و سائنس کے آراء او مقصد نزول قرآن سے مطابقت وعدم مطابقت کا جائزہ لیا جائے گا۔

### 1. جمع الآیات کے اہتمام کا جائزہ

زیر بحث سائنسی تاویل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زغلول النجار نے زیر بحث آیت کی سائنسی تاویل میں کسی آیت کریمہ سے استدلال نہیں کیا جبکہ سلطان بشیر محمود نے سورہ بقرہ، سورہ اعراف اور سورہ النازعات کی آیات سے استدلال کیا ہے۔

### 2. احادیث اور اقوال مفسرین سے استفادہ کا جائزہ

زغلول النجار نے زیر بحث سائنسی تاویل میں تین احادیث مبارکہ سے استدلال کیا جبکہ سلطان بشیر محمود نے دو احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنی تاویل بیان کی ہے۔ زغلول النجار نے قدیم تفاسیر کی روشنی میں تغییر فی خلق اللہ کی بعض مثالوں کو بیان کیا۔ اسی طرح سلطان بشیر محمود نے آیت کا شان نزول بیان کرنے میں قدیم تفاسیر سے استفادہ کیا لیکن دونوں مفسرین نے کسی خاص مفسر یا تفسیر کا نام ذکر نہیں کیا۔

### 3. عربی لغت سے استدلال کا جائزہ

زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود نے زیر بحث سائنسی تاویل میں کسی کلمہ کا لغوی مفہوم بیان نہیں کیا۔

### 4. زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کی سائنسی تاویلات میں فرق و مماثلت کا جائزہ

مفسر سلطان بشیر محمود نے سائنسی نظریات و حقائق کا گہرا مطالعہ کیا ہے لیکن سورہ بقرہ کی آیات 243 اور 259 سے انسانی کلوننگ اور حیات بعد الممات کے مسئلے پر آپ کی سائنسی تعبیر آپ کے تفردات پر مبنی تاویل ہے۔ کسی سائنسی مفسر سے سورہ بقرہ کی مذکورہ آیات کا آج تک اس قسم کی تاویل منقول نہیں۔ دونوں سائنسی تاویلات سے معلوم ہوتا ہے کہ دو مختلف قرآنی آیات میں انسانی کلوننگ پر استدلال کیا گیا ہے۔ زغلول النجار نے دوران تاویل سورہ بقرہ کی آیت کا حوالہ نہیں دیا جس سے بظاہر انسانی کلوننگ کا استدلال کا مفہوم نظر بھی نہیں آتا جبکہ آپ نے اپنی تفسیر میں سورہ النساء کی آیت کا جو حوالہ دیا ہے جس میں تغییر فی خلق اللہ کا انسانی کلوننگ سے مناسبت اور ربط عقلی لحاظ سے درست ہے۔ لہٰذا آپ کی تاویل ایک قریبی تاویل ہے۔ دوسری طرف سلطان بشیر محمود ایک منفرد اور بعید تاویل معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے اپنی تاویل میں سورہ النساء کی آیت سے استدلال نہیں کیا جس میں واضح طور پر تغییر فی خلق اللہ کا ذکر آتا ہے۔ زغلول النجار نے تغییر فی خلق اللہ کو عصر حاضر کے انسانی کلوننگ کی شکل میں ظاہر ہونے کے شیطانی حربے کو بے نقاب کیا ہے اور اس سے قرآن کریم کی سائنسی اعجاز پر استدلال کیا ہے۔ آپ نے کلوننگ کے تعارف اور پس منظر وغیرہ پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔

### 5. معاصر سائنسی تاویلات سے مطابقت وعدم مطابقت کا جائزہ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی انسانی کلوننگ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"اس سائنسی ایجاد سے جہاں تھوڑے سے فوائد مل رہے ہیں وہاں نتیجے کے طور پر شریعت اسلامی سے ٹکراؤ بھی زبردست ہے۔ قرآن کریم میں شراب کی حرمت سے پہلے فرمایا گیا کہ اس میں گناہ کا پہلو نفع ملنے سے کہیں گنا زیادہ ہے اور پھر شراب کی حرمت کا بھی نازل ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی کلوننگ کے جواز فراہم کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ سائنسی ایجادات میں جہاں نفع رسانی کا پہلو ہے وہاں قرآن پاک کے فرمائے گئے حدود سے تصادم واختلاف کی صورت میں خالق کائنات کی تعلیمات پر عمل کیا جائے گا۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی بیان کرتے ہیں کہ کلوننگ طریقہ تخلیق سے جو انسانی نقل تیار ہوتا ہے وہ صرف جسمانی مماثلت میں نمایاں نظر آتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ فکر و شعور اور مزاج واخلاق کے اعتبار سے بھی اس میں مشابہت پائی جائے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ انسان کی تخلیق کی قدرت حاصل کر لی ہے۔ کلوننگ پر

278 تجربات ناکام ہوئے۔ یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ صرف ایک تجربہ ہی کیوں کامیاب ہوا؟ ہمارا ایمان ہے کہ ہر تدبیر امر الٰہی کے تابع ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور حکم نہ ہو، کوئی تدبیر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی[34]۔"

شفیع حیدر دانش صدیقی نے زیر بحث کی سائنسی تاویل میں تغییر فی خلق اللہ سے ماحولیاتی آلودگی کے ساتھ ساتھ جین (Gene) میں تبدیلی بھی مراد لیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"اس کائنات کو اللہ تعالیٰ نے اعتدال اور توازن و حکمت کے ساتھ بنایا ہے۔ انسان اس میں بے جا مداخلت کر کے بھاری نقصان اٹھائے گا[35]۔"

ڈاکٹر عبد الرؤف شکوری نے اپنی کتاب میں انسانی کلوننگ کی وجوہات اور اس کے نقصانات پر مفصل تبصرہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"قرآنی تعلیمات کے مطابق انسان ایک مکھی کو بھی پیدا نہیں کر سکتا تو وہ ایک انسان کو کیسے پیدا کرے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ تخلیق کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لیکن ناقص عقل کی بدولت انسان کو اس حقیقت کو سمجھ نہ سکا۔ سائنسدان اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز کو دریافت کر رہے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی صرف اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت کی نشانیوں کو ثابت کرنے میں مصروف ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اسلام انسانیت کی فلاح کی خاطر تحقیق و جستجو کا درس دیتا ہے۔ تاہم اسلام ہمیں ایسے علم کی اجازت نہیں دیتا جو انسانیت کو تباہی کی طرف لے جائے[36]۔"

ڈاکٹر محمد شوکت شوکانی نے بھی اپنی کتاب میں کلوننگ کے حوالے سے اسلام کا تصور پیش کیا ہے۔ آپ نے اس کے مثبت و منفی پہلو پر خوب بحث کیا ہے۔ آپ نے مغربی محققین کے نزدیک انسانی کلوننگ کے منفی اثرات پر آراء کو قلمبند کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"اسلام ایک علم دوست، جدید اور سائنٹیفک مذہب ہے۔ اگر وہ اس قسم کی علمی تحریک کی اجازت نہیں دیتا تو یہ بھی اس کی خوبی ہے۔ اسلامی شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے جتنی تحقیق و جستجو کی جائے، وہ مفید ہو گا[37]۔ عبد المعز خطاب اپنی کتاب میں کہتے ہیں کہ اسلام انسانی خدمت کے جذبے سے سرشار ہر سائنسی علم کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ آپ نے اسلامی شریعت کے حدود کی روشنی میں ایسے بہت سے طبّی ایجادات جیسے جسمانی اعضاء کی پیوند کاری کی مثال دی ہے جو انسانیت کی خدمت کر رہی ہیں لیکن انسانی کلوننگ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے خلاف فعل ہے۔ اس سے نسلوں کی تباہی ہو گی۔ معاشرتی نظام تباہ ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے اپنی کتاب میں سورہ النساء کی زیر بحث آیت کے علاوہ درجنوں قرآنی آیات سے استدلال کیا ہے[38]۔ عبد الدائم الکحیل نے زیر بحث آیت میں شیطان کا جنت سے نکالے جانے کے بعد انسانوں کو گمراہ کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ اس آیت کریمہ میں تغییر فی خلق اللہ سے کلوننگ کی بجائے سے تبدیلی جنس (Gender Transformation) یعنی مرد کا میڈیکل سرجری کے ذریعے عورت بننا یا عورت کا بننا مراد لیتے ہیں۔ آپ اس آیت سے قرآن کریم کا سائنسی اعجاز بھی ثابت کرتے ہیں کہ تبدیلی جنس کی شکل میں تغییر فی خلق اللہ کے تصور کا پہلے انسان کو پتہ نہیں تھا حالانکہ قرآن کریم نے 1400 سال قبل اس کا علم دے چکا تھا[39]۔"

مذکورہ معاصر سائنسی تاویلات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ تمام ماہرین قرآن و سائنس اسلام کے صحیح تصور علم سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری ادا کرتے ہیں۔انسانی کلوننگ کے ایجابی و سلبی پہلو ذکر کرتے ہیں اور اس میں شر کے پہلو کو غالب سمجھتے ہیں۔

## 6. مقصد نزول قرآن کی روشنی میں مذکورہ سائنسی تاویل کا مطالعہ

زغلول النجار نے انسانی کلوننگ کے معاشرتی اور خاندانی خطرات کو بطریق احسن بیان کرکے پوری انسانیت بالخصوص امت مسلمہ پر اتمام حجت کا اہتمام کیا ہے۔آپ نے آخر میں قرآن کریم کی حقانیت اور رسول اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان سے محرومی کو اہل عقل کے لئے ناممکنات میں سے ٹھہرایا ہے۔آپ نے موقع محل کے اعتبار سے اسلام کے علم نافع سے متعلق داعیانہ و ناصحانہ پیغام پر روشنی ڈالی اور انسانی کلوننگ کے ممکنہ نقصانات سے بھی انسانیت کو خبردار کیا۔ سلطان بشیر محمود نے سورہ بقرہ کی آیت 243 سے کلوننگ پر جو استدلال کیا ہے وہ کئی لحاظ سے قابل غور ہے۔ایک طرف آپ نے انسانی کلوننگ کو اخلاقی و مذہبی اور معاشرتی لحاظ سے ایک منفی پہلو رکھنے والا عمل قرار دیا دوسری طرف آپ نے یہ گنجائش بھی رکھی کہ اس سے عقیدہ حیات بعد الممات کو تقویت ملتی ہے۔

## نتائج بحث

قرآن کریم نے تغییر فی خلق اللہ کی پیشن گوئی آج سے تقریبا 1400 سال قبل کی تھی جو عصر حاضر میں درست ثابت ہوئی۔یہی قرآن کریم کا سائنسی اعجاز ہے جس کی طرف زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود نے اشارہ کیا ہے۔زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کا ایک ہی موضوع پر قرآنی آیات کے انتخاب میں اختلاف ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔دونوں سائنسی مفسرین کا منہج اور طریقہ استنباط ایک دوسرے سے مختلف ہے۔قرآن کریم اور سائنس میں ربط و مطابقت ممکن ہے۔ آج کے جدید سائنسی دور میں بھی قرآن کریم سے بھرپور رہنمائی لی جاسکتی ہے۔

## حواشی و حوالہ جات


1 راغب اصفہانی، حسین بن محمد،المفردات فی غریب القرآن 1: 2015 ،اسلامی اکیڈمی،لاہور (س۔ن)

2 ابن منظور، محمد بن مکرم،لسان العرب: 3325،دارالمعارف، قاہرہ (س۔ن)

3 جوہری،اسماعیل بن حماد،الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ: 865 ،دارالحدیث، قاہرہ(س۔ن)

4 طبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تاویل آی القرآن 2: 101،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت،1994ء

5 ابن ابی حاتم،عبدالرحمٰن بن محمد، تفسیر القرآن العظیم 2: 457،،مکتبہ نزار مصطفی الباز،ریاض،1997ء

6 ابن عطیہ اندلسی،عبدالحق بن غالب،دارالکتب العلمیہ،المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز 1: 328،بیروت،2001ء

7 ابن عربی، محمد بن عبداللہ،احکام القرآن 1: 304،بیروت،دارالکتب العلمیہ،2003ء

8 سیوطی،عبدالرحمٰن بن ابوبکر، تفسیر در منثور (مترجم)1: 801لاہور،ضیاء القرآن پبلیکیشنز،2009 ء

9 جوہری، طنطاوی، الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم 1: 228، مصر مصطفی البابی الحلبی، 1350ھ

10 حقانی، محمد عبدالحق، تفسیر حقانی 1: 94، کراچی، میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب (س-ن)

11 سورۃ النساء 4 :119

12 امام بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، باب العین حق، حدیث ( 5740 ) دار طوق النجاۃ، 1422ھ

13 امام مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم ، باب کتاب الجنۃ، وصفۃ نعیمھا واھلھا، حدیث (2865) دار طوق النجاۃ (س-ن)

14 النجار، زغلول راغب محمد، تفسیر الآیات الکونیۃ فی القرآن کریم 1: 171-172، قاہرہ، مکتبہ الشروق الدولیہ، 2007ء

15 نفس مصدر 1: 174

16 تفسیر الآیات الکونیۃ فی القرآن الکریم 175

17 ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، حدیث (4169)، قاہرہ، داراحیاء کتب العربیہ (س-ن)

18 تفسیر الآیات الکونیۃ فی القرآن کریم 1: 177

19 محمود، سلطان بشیر، کتاب زندگی (قرآن کریم کی سائنسی تفسیر): 243، القرآن الحکیم ریسرچ فاونڈیشن، اسلام آباد، 2017ء

20 نفس مصدر: 277

21 سورۃ البقرۃ 2 :259

22 کتاب زندگی: 298

23 کتاب زندگی: 277-278

24 سورۃ الاعراف 7 :143

25 سورۃ البقرۃ 2 :73

26 سورۃ البقرۃ 2 : 260

27 سورۃ البقرۃ 2: 255

28 سورۃ النازعات 79 : 27-28

29 سنن ابی ماجہ، حدیث ( 4077)

30 سورۃ الاعراف 7 : 85

31 The Spirit Of The Holy Quran Page:531-533

32 سورۃ البقرۃ 2 :259

33 کتاب زندگی: 300

34 رحمانی، خالد سیف اللہ، جدید فقہی مسائل 5: 1، زمزم پبلیکشنز، کراچی، 2010ء

35 صدیقی، شفیع حیدر دانش، قرآن کریم کی سائنسی توضیح: 109، ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک، لاہور، 2018ء

36 شکوری، عبدالرؤف، کلوننگ-ایک تعارف: 130، اردو سائنس بورڈ، لاہور، 2006ء

37 شوکانی، محمد شوکت، اسلام اور جدید میڈیکل سائنس: 51، 55-56، مکتبہ دانیال، لاہور، 2009ء

38 خطاب، عبدالمعز، الاستنساخ البشری ہل ہو ضد المشیئۃ الالہیۃ؟: 86، دار النصر للطباعۃ الاسلامیۃ، قاہرہ (س-ن)

39 http://www.kaheel7.com/ar/index.php/2010-02-02-23-00-02/746-2013-01-07-17-11-11 Dated:05/01/2021 Time 07:55 pm